منشورِ محمدیؐ

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتمؐ ؛ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل ؛ گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۸ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز جمعہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بصیغہ پیشگی بنام مہتمم مطبع آنی چاہئے

قبول اسلام

(حیدرآباد دکن مین)

گذشتہ نمبر منشور محمدی مین نومسلمانان انجمن تبلیغ اسلام کی تعداد ۲۴۳ لکھی گئی تھی مگر اس تعداد مین ۲۰ کا اور اضافہ ہوا ہے جناب معتمد انجمن تبلیغ اسلام اپنے عنایت نامہ مورخہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین تحریر فرماتے ہین کہ "آج کی تاریخ تک انجمن تبلیغ اسلام کی نومسلمون کی تعداد دوسو تر سٹھ ہے۔ اللہم زد فزد"۔

(کلکتہ مین)

۹ ربیع الاول کو رام پریت نامی ایک ہندو مولانا مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ کلکتہ کے دست مبارک پر مسلمان ہوا اور مولانا نے اسکا نام حبیب اللہ رکھا

عیسائیون سے مناظرہ

پادری ڈانیل صاحب کی دوسری پسپائی

پہلی ربیع الاول کے عصر کے بعد گول تالاب کلکتہ پر محمدی منادی ہورہی تھی کہ پادری دانیال صاحب تشریف لاکر اور حرف مناظرہ زبان پر لاے پھر کیا تھا مولوی رحیم بخش و مولوی عبدالعظیم و حافظ عزیز الرحمن صاحبان وغیرہ مناظرہ کے لئے مستعد ہوگئے اور مولانا ابو محمد عبداللہ صاحب کو بھی خبر کردی گئی جب پادری صاحب نے ان لوگون کو ہر طرح سے مستعد پایا اور مولانا صاحب موصوف کو بھی آتے سنا تو سر پر ہاتھ رکھہ کر فرمانے لگے کہ آج تو میرے سر مین درد ہی اب دوسرے ہفتہ مین مناظرہ ہوگا تب لوگون نے کہا کہ حضرت ایک مرتبہ ہوڑہ کے میدان مین بھی آپنے ہم لوگون کو جمع کرکے یہی جواب دیا تھا اور آج بھی یہی ارشاد کرتے ہین تو یہ آپ کا کیسا دردسر ہے کہ عین موقع ہی پر آن کھڑا ہوتا ہے مناسب ہے کہ آپ مناظرہ کر ہی ڈالئے تاکہ یہ سودا سر سے نکلجاے ورنہ پھر آپ کو اس پر آمادہ کریگا اور عین موقع پر آن کھڑا ہوجائیگا غرض پادری صاحب نہ ٹھرے نہ ٹھرے اور خوی بدرا بہانہ بسیار پر عمل کرکے چل ہی دئے

تحریف قرآن

متعصب عیسائیون نے جو تہمت تحریف قرآن کی سلطان روم خلد اللہ ملکہ پر لگائی تھی وہ آخر کار غلط ثابت ہوی روٹر کی خبر تار برقی قسطنطنیہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس افواہ کی سرکاری طور پر تردید کی گئی ہے:

رافع البہتان العظیم عن القرآن الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل اشرف رسلہ الی کافۃ خلقہ من الانس والجان وانزل علیہ احسن کتبہ وابلغ الکلام وافصح البیان. فقد اعترف البلغاء کلہم والفصحاء جلہم بالعجز عن الاتیان بمثلہ علی الاعلان. ولا یکابرہ الا من سفہ نفسہ من السفہاء الجہلاء باللغۃ واللسان. فلا یجزی الا الخزی فی ہذہ وفی الآخرۃ اشد العقوبۃ والہوان. لن یستطیع احد ان یعارض القرآن من کان حیث کان لانہ کلام اللہ حق معجز صادق فمن یرید المبارزۃ فلیبارز فی المیدان.

اما بعد یہ کمترین ناظرین باتمکین انصاف آگین کی خدمت بابرکت مین عرض پرداز اور ملتمس بانیاز ہی کہ ایک پرچہ دو صفحہ بنام نہاد نسخہ منفذۃ الاسلام مصنفہ برعکس نام حسن علی عاصی بقول خود بندہ کی نظر سے گذرا. اسکے مصنف بے لگام اور منحرف از اسلام نے اس سیاہ نامہ مین اپنی گمراہ رای اور ناصواب فکر سے بغرض فریب دہی عوام خیر الکلام ہدیع النظام قرآن مجید و فرقان حمید کے چند کلمات معصومات پر صرف اپنی جہالت بے نہایت اور سفاہت بے غایت کے ظاہر کرنے کیواسطے عدم فصاحت کا بہتان لگایا اور عدم بلاغت کا طوفان باندہا ہے. چھوٹا منہ بڑی بات کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا. دہن آب آفتاب اور مہتاب کے طرف ڈالنے سے اپنی ہی منہ خراب ہوگا. اس افترا پردازی اور جعل سازی سے سوا رسوای دارین کے اور کیا نتیجہ نکلیگا. اس کلام پاک کا اعجاز صفت اور پرلے درجہ کا باوضاحت بالہدایت ہونا اسی بات سے ظاہر ہی کہ مخالفین کے اعتراضات اور مخاصمین کے ناشایستہ حرکات کو ہمیشہ سے دور کرتا آتا ہی اور ہمیشہ قیامت تک دور کرتا جائیگا. محکم کتاب اور فصل خطاب من رب الارباب بلا ارتیاب ہی. اپنے کلام ربانی حقانی ہونے مین کسی غیر کی اعانت اور تصدیق نہین چاہتا بلکہ خود دوسری کتب منزلہ قبلہ کے منجانب اللہ ہونیکا مصدق اور مثبت بنتا ہی. سبحان اللہ کیسا ہے پاک کلام اعجاز نظام ہی اور کیا حمقاء اشقیاء کا اسکی نسبت گمان بد اور وہم ناکام ہی کیون نہو ضرور ہوگا کیونکہ یہ ہی عالم ما شہد وما غاب کی اس سچی کتاب کی آیت یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا کا مصداق تام ہی. پادری صاحب نے بڑے ناز و فخر و تکبر سے اپنے زعم فاسد مین اعتراض کیا ہی حالانکہ حقیقت مین کچھ بھی تو نہین ہرگز جواب کا استحقاق نہین رکھتا بلکہ اعراض و اغماض کے قابل اور سزاوار ہے مگر چونکہ پادری صاحب نے اہل اسلام ہی کے کتب سے کتب بھی کیسی جو صرف اس کلام پاک کی اقصی درجہ کی فصاحت اور اعلی درجہ کی بلاغت ثابت کرنے اور اسکی خدمت گذاری کے خاطر ہین بڑی سخت چالاکی اور نہایت بے باکی سے بمضمون سہ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد. اعتراض کیا ہی اور عوام کے خاطر مین اہل اسلام ہی کیون نہ ہون بسبب عدم واقفیت حال کے کچھ شبہ خطور کرے تو تعجب نہین لہذا ضرور ہوا کہ نصیحۃ للعوام اور ذبا عن خیر الکلام اسکا جواب ارقام کیا جاوے. اور اس سرکاری مجرم کا جرم سنگین پورے طور پر ثابت کیا جاوے اور مستحق سجن سجین اور سزاوار اسفل السافلین کرکے عبرۃ للآخرین ونکالا للمفترین دکہلایا جاوے. فالآن متوفیقہ اقول وبحولہ وقوتہ اجول واصول. الحمد للہ کہ پادری صاحب سوا ان کلمات

معدودات کے باقی سارے قرآن مجید کے افصح اور ابلغ ہونے کے تو قائل اور معترہین سوان چند کلمون کا جو قرآن مجید کے عشر عشیر کے عشر عشیر کا بھی عشر نہین بلکہ اقل قلیل ہین جواب باصواب دیا جاتا ہی اگر پادری صاحب کو انصاف سے کچھ علاقہ ہے تو پورے قرآن مجید کو افصح ابلغ خدا کا سچا کلام مانکر سعادتمندی دارین حاصل کرین اور اپنی بیجا حرکات گردہ سے توبہ کا اشتہار دین اور سب ناظرین آفرین کی داد دین اول پادری صاحب کی عبارت نقل کیجاتی ہی بعدازان مافیہا وماعلیہا سے تعرض ہوتا ہے۔ **قولہ** بعد حسن علی عاصی **اقول** آپ اپنی زبان سے بیشک عصیان کے قائل ہین مگر اپنا عیب اپنے پر اچھی طرح کھلتا نہین سو یاد رکھئے کہ آپ سرکاری مجرم ہوکر صرف عاصی نہین ہین بلکہ اعصی العصاۃ اور اطغی الطغاۃ ہین اور ابھی عنقریب تھوڑی دیر کے بعد اقوی القضاۃ کے پیش ہونگے اگر اپنی بہتری منظور ہی تو بہت جلد تدارک کیجئے ابھی وقت ہے۔ **قولہ** مظہر مدعا ہی کہ علماء دین محمدیہ سطر گیارہوین دبارہوین صفحہ دسوان مختصر المعانی مطبوعہ مطبع احمدی کو ملاحظہ فرمائین والضابطۃ ہہنا ان کل ما بعدہ الذوق الصحیح ثقیلا متعسر النطق فہو متنافر سواء کان من قرب المخارج او بعدہا اور یہان پر تنافر کی شناخت کے لئے یہہ ضابطہ بیان ہے کہ ذوق صحیح تنافر کل کو ثقیلا متعسر النطق کے لئے شمار کرے پس وہی متنافر ہی برابر ہے کہ متنافر قرب المخارج سے ہو یعنے جو حروف کہ ایک مخرج سے نکلے ہون وہ قریب قریب ہون یا بعید بعید امثلہ قرب المخارج نحو اعہد سورہ یٰس ع سورہ آل عمران ع عہد احد اخذ تا آخر چند کلمات۔ الخ **اقول** بزین عقل و دانش بباید گریست۔ آپ دست اندازی فریب بازی اور حیلہ سازی سے ضابطہ مطابقہ واقعہ مسلمہ ہر طائفہ کی تغییر و تبدیل کرتے ہین۔ مگر یہہ بات ہونیوالی نہین پابندی ضوابط ہر فن مین ضروری امر ہی۔ ایسے ضوابط بدیہیہ گویا روز روشن کو شب تاریک کہہ کر آپ بدلڈالین اس غرض سے کہ اہل الجہال دام اضلال مین پھنس جاوین سو یہ غیر ممکن ہے اب اتنا یاد رکھئے کہ تبدیل ضابطہ کا جرم آپ پر ایسا ثابت ہوتا ہی کہ صورت رہائی غیر متوقع۔ اب اپنی عیاری اور دزدکاری کی باز پرس اور تحقیقات کے طرف توجہ فرماکر گوش ہوش بنیوش فرمائے اور جواب دہی کیجئے کہ یہ کونسا ضابطہ ہی جس سے مختصر معانی کا کچھ ضابطہ تو آپ نے بگاڑ دیا اور کچھ چورا لیا۔ پادری صاحب نے ضابطہ کی جو تقریر کی ہی اور اسکا مطلب سمجھا ہی اگرچہ اسکو بری عبارت سے جو ان کی کمال لیاقت پر دلالت کرتی ہی ادا کیا ہی مگر ناظرین کے ذہن نشین ہوہی جائیگا کیونکہ کہلا مطلب ہے، خلاصہ فہمید معنی ضابطہ کا یہ ہی کہ قرب یا بعد مخارج ہی موجب ثقل اور عسر نطق اور دار و مدار تنافر ہی پس جن کلمات کے حروف قریب یا بعید المخرج ہین وہ غیر فصیح ہونگے چنانچہ پادری صاحب نے صرف اسی قرب و بعد مخرج کے سبب سے اپنی فہم سقیم پر مغرور اور مسرور ہوکر ان چند کلمات مقدسات کے حرم عصمت پر جو قول معترض مین مذکور ہین تہمت کا طوفان باندہکر ان کو ایک قطار مین شمار کیا ہی سو اب منصفین والا تمکین پر واضح ولائح ہووے کہ پادری صاحب کا مختصر معانی کے اس ضابطہ سے یہہ مطلب سمجھکر دن کو رات کہنا ہی۔ کلا وحاشا۔ ہرگز ہرگز یہہ مطلب ہنین یہ تو عین قلب موضوع ہی۔ ضابطہ تو علانیۃً بلا انکار کنصف النہار جملہ قرآن مجید کی فصاحت عموماً اور ان کلمات کی خصوصاً ثابت اور اس اعتراض کی بیخ کنی کر رہا ہے اور ایسے ہی اعتراضون کے دفع کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ پوری عبارت ضابطہ کی اور اسکا مطلب واقعی یہ ہے۔ الضابطۃ ہہنا ان کل ما بعدہ الذوق الصحیح ثقیلا متعسر النطق فہو متنافر سواء کان من قرب المخارج

او بعدہا او غیر ذلک یعنے قاعدہ مطردہ تنافر حروف کی معرفت
مین یہ ہے کہ جن حروف پر ذوق صحیح ثقیل متعسر النطق ہونیکا
حکم لگائیگی وہی متنافر ہون گے لگے عام ہی کہ ذوق صحیح تنافر
کا حکم قرب و بعد مخارج حروف کیوجہ سے لگادے یا اور کسی وجہ
سے تنافر حروف کے معرفت کی معیار صرف ذوق صحیح ہی ہے
قرب و بعد مخارج حروف پر مدار کار تنافر نہین ہے صرف اس سے
ہرگز ہرگز تنافر ثابت نہین ہو سکتا بنا بران مصنف مختصر معانی
علامہ تفتازانی نے اس ضابطہ کو وضع کرکے کہلے طور پر رد کیا
ہے ان لوگون پر جنہون نے لغزش کہا کر قرب یا بعد مخرج حروف
کو ہی موجب تنافر سمجہ لیا ہی اور بہیری غلطیون مین واقع
ہوگئے ہین چنانچہ علامہ بنانی شرح مختصر معانی مین جو تجرید کرکے
مشہور ہے لکہتے ہین الضابط ای المعول علیہ خلافا لمن قال
المعول علیہ بعد المخارج ولمن قال قربہا لان کلا منہما لا یطرد
لانا نجد عدم التنافر مع قرب المخارج کالجیش والشجی ومع
بعدہا کعلم بخلاف ملع ای اسرع انتہی۔ یعنے یہہ ضابطہ معتمد
علیہا اور مطردہ ہے ہر جگہ ٹہیک اور صادق آتا ہی اپنے افراد
کو جامع اور غیر کو مانع ہے اور یہ ضابطہ خلاف اور رد ہے ان
ان لوگون کے جنہون نے بعد مخارج کو مدار کار تنافر سمجہا ہی
اور ویسا ہی ان لوگون کا بہی رد ہے جنہون نے قرب مخارج
کو مدار تنافر ٹہرالیا ہے اور انکار و اسواسطے کیا ہی کہ ہر ایک
بات قرب مخرج ہو یا بعد مخرج کسیکو تنافر کے ثبوت مین پورا
دخل نہین ہے اور یہ بات انکی ہرگز ٹہیک نہین آتی اسواسطے کہ
ہم باوجود قرب اور بعد مخرج حروف کے کتنے کلمات کو جیسے
جیش اور شجی اور علم ہے فصیح غیر متنافر پاتے ہین جیش
اور شجی کے حروف تو قریب المخرج ہین اور علم کے بعید المخرج
بخلاف کلمہ ملع کے جو بمعنی اسرع ہے اور وہی حروف علم کے بعینہا
ہوتے ہوے یہ تو غیر فصیح اور علم فصیح ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرب و
بعد مخرج حروف کو ثبوت تنافر مین ہرگز کچہ دخل نہین ہے۔
یہانتک شرح مختصر معانی کا مطلب تہا۔ اب ناظرین منصفین
پر روز روشن کے طرح واضح ہوگیا ہی کہ پادری صاحب نے کیسا
سخت غضب کیا ہی اور کس قدر سینہ زوری سے دروغ کو فروغ دیے
کے واسطے اظہر من الشمس مطلب کو برخلاف ذکر کیا ہی اور ضابطہ
کے اخیر جملہ او غیر ذلک کو جو بمنزلہ علت تامہ اور جزو اعظم ہے
چورا کر اور لٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مدعی بن بیٹہے ہین۔
خود کردہ را علاج چیست اب لیجئے اگر کچہ حیا و شرم ہی تو ایک
چلو بہر پانی مین ڈوب مریے یا اپنی زبان سے تقریر اور قلم سے
تحریر کیجئے کہ اس ضابطہ مختصر معانی سے صاف طور پر سارے قرآن
مجید کی فصاحت اعلی درجہ کی ثابت ہوتی ہے اور چند کلمات
طیبات منزلات کے دامن عصمت پر جو مین نے داغ بہتان لگایا
تہا اوسے برات ہوگئی اور ضابطہ کا مطلب واقعی ظاہر ہوگیا
کہ قرب و بعد مخرج کو ثبوت تنافر مین کچہ دخل نہین ہے صرف ذوق
صحیح پر ہی تنافر عدم تنافر موقوف ہی۔ اب یہہ بہی معلوم کر لیجئے
کہ ذوق صحیح اس قوت نفس کا نام ہی جس سے کمال ادراک معلوم
اور حاصل ہو اور وہ دو قسم پر ہے۔ ایک سلیقی جو عرب
عرباء فصحاء بلغاء کو حاصل ہے دوسرا کسبی جو مولدین ممارسین
کلام بلغاء عرب اور انکے نکات و اسرار کے مزاولین روز و
شب کو حاصل ہے۔ اور ان دونون قسم کے ذوق والے
اس خیر الکلام بعد النظام کے آگے سر تسلیم جہکائے ہوے
دست بستہ اپنے عجز کا اقرار کرکے ادعا بلاغت سے دست بردار
ہوے ہین اور رہین اور ہمیشہ ہوتے رہینگے اور لایاتون بمثل

ہذا القرآن ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا کے دعوے بدیہیہ اور قضیہ قیاسیہ[عہ] کو بسر وچشم ویسا ہی قبول کرلئے ہین اور کیون نہ کرتے بدیہی جلی کا منکر کون ہوتا ہی۔ کیا آفتاب نیمروز کے منکر کو اندھا مادرزاد یا پاگل مجنون نہین کہا جائیگا۔ بیشک کہا جائیگا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔

اس چشمۂ آسمان تاب سے تو چشمہ رحمان کلام یزدان کروڑہا درجہ زیادہ تر درخشان تا آخر زمان ہی اگر کوئی اکمہ ابلہ اسکا منکر ہو تو اسکا علاج اگر کوئی بدبخت اس نعمت عظمی کی خوبیون کو نجانے اور اس سے بہرہ مند نہ ہو تو اوسکا کیا درمان۔ متغیر الدائق اور مریض با مراض مہلکہ کے نزدیک اعلی اور امر دونون یکسان ہین پھر خصوصًا آپ جیسے مسلوب الذواق مقلوب الحذاق فمالہ فی الاخرۃ من خلاق کے مصداق تو شپرہ چشم سے بھی ازبس معذور اور رنجور از مذاق دور کیطرح سخت مجبور ہین۔ من لم یجعل اللہ لہ نورًا فما لہ من نور۔ چہ شناسد بو زنہ لذات ادرک

قولہ آپ انصاف فرماکے امثلہ مسطورۃ الصدر سوا من قرب المخارج او بعدہا عبارت علامۂ تفتازانی قبول فرمائین **اقول** آپ ہی انصاف فرمائے اور قرآن مجید و فرقان حمید پر ایمان لائے اور بیہودہ حرکت موجب فضیحت و سبب مذلت سے باز آئے

قولہ ورنہ صاف صاف مطلب معہ امثلہ بزبان اردو تحریر فرمائین **اقول** جو اہل علم ہین وہ تو بیشک داد انصاف دینگے کہ مطلب صاف صاف ہی مگر آپ جیسے علم کے دشمن تو

عہ۔ قضیہ قیاسیہ سے اشارہ ہی طرف ایک مسئلۂ منطقیہ کے۔ اور وہ یہ ہے۔ قضایا قیاساتہا معہا یعنے ایسے دعاوے جنکے دلائل ان کے ساتھ ہین دلیل خارجی کی ضرورت نہین سو قرآن مجید کی ہر آیت ایسے ہی ہے دعوے مع الدلیل ۱۲۔

حسد کے سجن مین مسجون ہی ہوجائینگے **قولہ** اور علمای محمدیہ کی یہ عادت ہی کہ جب قائل و معقول و مغلوب ہوتے ہین **اقول** یہ بات اپکی دروغ گویم بزروی تو کا مضمون رکھتی ہی دین محمدی کے علماء مخالفین پر ہمیشہ غالب رہے ہین اور رہینگے ازماش کریجئے الحق یعلو ولا یعلی جن تو ہمیشہ غالب ہی رہتا ہی کبھی مغلوب نہین ہوتا۔ **قولہ** جب سوال کیا جاتا ہی تب فورًا عربی عبارت لکھدیتے ہین **اقول** نہین نہین جس زبان مین اور جس کیفیت سے آپ چاہین جواب دندان شکن ملیگا۔ اور ہمیشہ ملتا ہے یہ تو صرف اپکی عادت دروغ گوئی کے سبب سے سبقت لسانی ہے یا قصد الغوز بانی۔ **قولہ** لہذا توقع کہ عبارت مع ترجمہ عام فہم مثل بندہ تحریر فرمائین۔ **اقول** ہان عام فہم بیشک ہوگی مگر تمہاری جیسی عبارت نہین ہوگی کیونکہ آپ تو بڑا ظلم کرتے بیچارے اردو کا مثلہ کرتے ہین اسکے ناک کان کاٹتے ہین اور اہل اسلام کے ہان مثلہ کرنا اور کسی عاجز ضعیف پر ستم کرنا روا نہین تو پھر آپ جیسی کان کٹی عبارت کیونکر ہوسکتی ہی باقی آیندہ

حقائق الاشیاء

توریت کے کتاب الخروج کے ۳ باب مین ہی کہ جب اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو خلعت نبوت سے مخلع و لباس رسالت سے ملبوس فرمایا اور حکم عالی و امر متعالی یون صادر و نافذ ہوا کہ اب تو جاین تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہون تب حضرت موسی علی نبیا و علیہ السلام نے بارگاہ احدیت و جناب صمدیت مین عرض کیا کہ جب مین بنی اسرائیل پاس پہنچون اور انھین کہون کہ تمہارے باپ دادون کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہی اور وے مجھے کہین کہ اسکا نام کیا ہے تو مین انہین کیا بتاؤن تب خداوند تعالی نے موسی کو کہا کہ مین وہ ہون

جو مین ہون اور اسنے کہا تو بنی اسرائیل سے یون کہیو کہ وہ جو ہی
اسنے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تو
بنی اسرائیل سے یون کہیو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا
ابراہام کے خدا اور اسحٰق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے
تم پاس بھیجا ہے ابد تک میرا یہی نام ہے اور سارے نسلون
مین یہی میرا تذکرہ ہے اور قرآن شریف مین حضرت ابراہام
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زبانی فرمایا گیا ہے۔ ربی الذی
یحیی ویمیت قال انا احیی وامیت قال ابراہیم فان اللہ
یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب فبہت الذی
کفر کہ میرا پروردگار وہ ہی جو مارتا اور جلاتا یعنے حیات
وموت کو پیدا کرتا ہی اس پر نمرود نے کہا کہ مین بھی جلاتا
اور مارتا ہون یعنے کسیکو قتل کروالتا ہون اور کسیکو
چھوڑ دیتا ہون تب ابراہیم نے اس دلیل سے اعراض کرکے
کہا کہ بیشک اللہ سورج کو پورب سے نکالتا ہی تو پچھم سے
تو نکال لیجیو اسکو سنکر تو وہ کافر مبہوت و باولا ہو گیا
اور ایک مقام مین ہے یسئلونک عن الروح قل الروح من
امر ربی یعنے لوگ اگر روح کا حال ہم سے پوچھتے ہین تو ای
حضرت تم کہدو کہ روح ہمارے رب کی حکمون سے ایک حکم ہے
اور ایک مقام مین ہے یسئلونک عن الاہلۃ قل ہی مواقیت
للناس والحج یعنے ای حضرت تم سے لوگ نئے چاند کا حال
پوچھتے ہین تو تم کہدو کہ یہ آدمیون کے کاروبار اور حج
کے اوقات کا نشان ٹہکانا ہے اور ایک مقام پر ہے
ملک یمینک یا موسیٰ قال ہی عصای اتوکا علیہا واہش
بہا علی غنمی ولی فیہا مارب اخری یعنے جناب احدیت
کے طرف سے حضرت موسیٰ کے مانوس کرنے کے لئے ان سے
پوچھا گیا کہ تمہارے ہاتہ مین یہہ کیا ہے تو آنحضرت نے
فرمایا یہہ میری لاٹھی ہے اسپر مین تکیہ لگاتا ہون اور
اس سے اپنے بکریون پر پتیان جہاڑتا ہون اور اس
مین میرے بہت سے کام وحاجتین ہین۔ پس ان نصوص
قاطعہ وبینات ساطعہ سے مثل آفتاب عالمتاب روشن ہے
کہ کلمات الہامی مین مسئلہ حقائق الاشیاء سے قاطبۃً
اعراض کیا گیا ہے اور ہر جگہ اغراض ہی پر لحاظ کرکے سائل
وعموماً مخاطبون کے مفاد و کام کے باتون ہی سے جواب
دیا گیا ہے گو کلمہ ما ہی سے سوال ہو جو انکشاف حقائق
واصل ماہیات ہی کے سوال کے لئے موضوع ہے اور جس
مین اس امر کے طرف اشارہ ہی کہ خدا کے بندہ اس دنیا
مین عمل کرنے کے لئے مخلوق ہوے ہین اور اسی کی
عبادت کے لئے بنائے گئے ہین جیسا کہ بالتصریح یہی فرمایا
ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے جنات
وانسان کو مینے عبادت کے لئے بنایا ہے نہ کہ حقائق الاشیاء
کے ادراک و ماہیات الامور کے تلاش و سمجھنے کے لئے
اور چونکہ مسائل حکمیہ وقواعد منطقیہ و ریاضیہ سب ناتمام
ہین اسلئے مخلوق اس مین حیران و پریشان ہوتے اور جب
تیہون فی الارض کے بادیۂ ضلالت وصحرای گمراہی
مین مارے اور بھٹکتے پھرتے الہام و وحی نے سر سے اسکی
گردن ہی مروڑ دی اور ہر جگہ اوامر و نواہی ہی سے بحث
فرمایا اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ
خدا کا راز حکماؤن پر بند کیا گیا اور سادہ لوحون پر
کہولا گیا اوسکا بہی یہی مطلب ہے نہ کہ وہ جسکو پادری لوگ
تثلیث وغیرہ مین ڈالتے اور بیکلون سے کل بٹھاتے ہین

پس طالب نجات کو یہی چاہئے کہ امور دین مین حکماؤن کے ڈھکوسلہ مین نہ پڑے خصوصاً مسئلہ حقائق الاشیاء کے گرد نہ بھٹکے بلکہ اسکو فقط ثابت و مثبت سمجھا کرے ورنہ بجز کوہ کندن و کاہ برآوردن کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا اور انبیا کا دامن چھوڑ کر جو حکیمون کا طفیلی بنیگا وہ ہرگز سٹسفکشن والمینان کے محل تک پہونچ سکیگا کیونکہ ہم بندہ ہین ہمکو بندگی کرنا چاہئے نہ کہ اسکی وجہ تلاش کرنا زیبا ہے مثلاً زنا حرام ہے اور نکاح حلال ہے اور بہ علی ہذا القیاس بیع جائز و سود نار و اپس ہمکو اسی پر کاربند ہونا چاہئے نہ کہ اسکے وجوہ حرمت و حلت کے پیچھے سرگردان و پریشان بھٹکنا لازم ہے ہان کتب حکمۃ مثل احیاء و کیمیا و حجۃ اللہ و فتوحات یا کتب استدلال مین مثل میزان شعرانی و ہدایہ وغیرہ مین جو وجوہ و ماخذ احکام بتلائے گئے یا کچھ اسرار و رموز منکشف کئے گئے ہین اونکا جاننا عین سعادت و نور علی نور ہی کیونکہ یہ سب مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ و مصادر رسالت سے مشتق ہین نہ کہ ہئیات و ریاضیات پر مبنی و علل حکمیہ سے معلول استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ؎

علمیکہ نہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی است ۔ واللہ کہ سیرابی ازان تشنہ لبی است
جائیکہ بود جلوۂ حق حاکم وقت ۔ تابع شدن حکم خرد بولہبی است

باقی آیندہ۔ راقم محمد محفوظ بلیاوی۔

رسالہ تحقیقات شائق

یہ مختصر تاریخ اس تحقیقات دینی کی جسکے نتیجہ مین ڈاکٹر احمد شاہ شائق تثلیثی مسیح نے اپنے عقیدہ سابق کو ترک کرکے توحیدی عیسویت کو قبول کیا۔

یہہ رسالہ ۲۶ صفحہ پر ڈاکٹر صاحب نے خاص و عام کے فائدہ کے لئے شایع کیا ہے۔ فرقہ یونی ٹیرین (یعنے موحدین عیسائی) کی جانب سے اردو مین یہ دوسری تصنیف ہے جو راقم کے مطالعہ مین آئی ہی کچھ مہینے گذرے ہین کہ ایک رسالہ الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح مصنفہ ڈاکٹر اکبر مسیح صاحب مختار باندا بھی اس خاکسار کے مطالعہ سے گذرا تھا یہ بے نظیر رسالہ تثلیث کی تردید مین ایسا مستقل و جامع ہے کہ بیشتر اسکے اس مضمون کا اس خاکسار کے مطالعہ سے نہین گذرا اور جو کچھ اسکے مطالعہ کے بعد راقم کے خیال مین آیا تھا وہ اخبار پنجاب مطبوعہ امرتسر مین ظاہر کردیا تھا اب یہ دوسری تصنیف حال ہی مین پڑہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے شروع مین اس امر کو ظاہر فرمایا ہے کہ وہ اول اول تثلیث کے سخت معتقد تھے بلکہ عقیدہ مذکور کے برخلاف رائے سننی کفر جانتے تھے چنانچہ جب مسٹر اکبر مسیح صاحب کا رسالہ مذکور انکے مطالعہ مین آیا تو قائلین تثلیث مین سے یہ اول شخص تھے کہ جنہون نے اخبار نور افشان مین رسالہ مذکور کے برخلاف ایک پر زور آرٹیکل لکھا لیکن جب انہون نے مسٹر اکبر مسیح صاحب سے اپنے آرٹکل کے جواب مین معقول جواب سنے تو اوسوقت سے انکی طبیعت مین جنبش آنے لگی اور آیندہ بحث کا سلسلہ مسٹر اکبر مسیح سے جاری کیا اور اس بحث مین ڈاکٹر صاحب نے اپنے معاون و مددگار چند نامدار مسیحیون کو بھی بنایا پادری حسام الدین صاحب مقیم بمبئی و پادری

حمید الدین صاحب و پادری تارا چند صاحب مقیم اجمیر وغیرہ و پادری صفدر علی صاحب و دیگر چند فضلا عیسوی سے زبانی گفتگو بھی کی مگر آخر کار ڈاکٹر صاحب نے اپنے عقیدۂ تثلیث کو تحقیقات کامل کے بعد بائبل کے بالکل برخلاف پایا اور اسیوقت ایک خط اپنے اس تبدیل شدہ عقیدہ کی نسبت مسٹر اکبر مسیح صاحب کی خدمت مین ارسال کیا اور بہت صاف طور پر ظاہر کیا کہ اونہون نے عقیدۂ تثلیث ترک کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب اس رسالہ مین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ مسٹر اکبر مسیح صاحب کے رسالہ کے برخلاف جو چند تحریرین مسٹر عبد اللہ اتھم صاحب و پادری ٹھاکر داس صاحب و پادری فتح مسیح صاحب نے لکھی ہین وہ اس بے نظیر رسالہ کا جواب نہین ہو سکتین بلکہ ان تحریرون سے ناظرین پر اور عمدہ طور سے واضح ہو گیا ہے کہ بائبل سے عقیدۂ تثلیث کا ثبوت نہین ہے ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین کہ میری مخالفت اکبر مسیح صاحب سے عین دل سے نہین ہی وجہ ہے کہ مجھکو صراط مستقیم ملگیا ہے۔

غرض انکی رائے و تحقیق مین بائبل سے تثلیث ثابت نہین ہوتی اور اپنے اس عقیدۂ تثلیث کی تبدیلی کی وجہ مسٹر اکبر مسیح صاحب سے دلی انصاف سے بحث اور ان کی رسالہ کی مطالعہ ہے اور اخیر مین اس امر کو ظاہر فرمایا ہے کہ چونکہ انکے دوست اکثر ان سے سابقہ عقیدہ کی تبدیلی کی وجہ دریافت فرماتے ہین لہذا اونہون نے یہ رسالہ مندرجہ عنوان شایع کیا ہے تاکہ کسیکو بھی عقیدۂ مذکور کے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے مسیحیون کیواسطے تو ڈاکٹر صاحب نے رسالہ مفت نذر کیا ہی مگر عام شایقین کے لئے معہ محصول ڈاک ڈیڑھ آنہ قیمت رکھی ہے جو ڈاکٹر صاحب سے مفصلہ ذیل پتہ پر دستیاب ہو سکتی ہی۔ فی میل ہاسپٹل۔ گونڈا۔ اودھ

اور مسٹر اکبر مسیح کی کتاب بھی پانچ آنہ معہ محصول ڈاک ارسال کرنے سے ان سے ملسکتی ہے۔ فقط

اپکا اخلاص کیش۔ غلام نبی تاجر کتب

حیدرآباد دکن مین منشور محمدی کے ایجنٹ

ہمارے قدیم کرمفرما اور مخلص دوست جناب سید مرتضی صاحب قادری مالک جریدۂ روزگار مدراس کچھ عرصہ سے حیدرآباد دکن مین مقیم ہین۔ انجمن تبلیغ اسلام جسمین نامی گرامی اور سرسبا و معزز پیشوایان دین اور عمائدین شہر شامل ہین اور جسکی نو مسلمون کی تعداد وقتاً فوقتاً منشور محمدی مین درج ہوا کرتی ہی آپ ہی کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ آپکی حمیت دینی نے اب آپکو اسطرف متوجہ کیا ہی کہ جہانتک ممکن ہو اپنے مذہبی پرچہ منشور محمدی کی تائید و امداد اور اشاعت مین سعی کیجاوے۔ حیدرآباد دکن مین جہان باوصف اسکے کہ وہ بہت بڑی اسلامی ریاست ہی نام و نشان کو بھی کوئی خریدار نہین تھا آپ نے اخبار کو شائع فرمایا چاہتے ہین۔ سردست اونہون نے بعض اراکین انجمن کی خدمات مین ایک التماس پیش کرکے دس حضرات کو ترغیب خریداری دی ہی اور آیندہ بھی بہت کچھ کرنے کا ارادہ اور قصد مصمم رکھتے ہین۔ آپنے بلا کسی مفاد دنیوی کے محض اخبار منشور محمدی کو تائید پہونچانے اور اخبار کی قیمت وصول کرکے ارسال کرنیکے خیال سے ایجنٹی بھی قبول فرمائی ہی ہم انکی ان کوششون کے نہایت مشکور ہین اور مشتریان حیدرآباد دکن

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔